بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۷/۳۲ / منگل ۱۱ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ ۱۸ اخاء ۱۳۶۲ ہش ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

(مورخہ ۱۷ اکتوبر سات بجے شام)

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین (ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

یاد رکھیں! اہلِ ناروے کی تاریکی دعاؤں سے دور ہوگی

مجلس انصار اللہ ناروے کے پہلے سالانہ اجتماع کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا پیغام

پہاڑ کی چوٹی پر اذان دی گئی ۔ علمی تقاریر اور کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد

مکرم ناظم اعلیٰ انصار اللہ مبارک احمد صاحب ناروے سے اطلاع دیتے ہیں۔

مجلس انصار اللہ ناروے کا پہلا سالانہ اجتماع اوسلو سے ۲۵۰ کلومیٹر دور ایک خوبصورت پہاڑ کے دامن میں جھیل کے کنارے ۹ ستمبر کو منعقد ہوا۔ پہاڑ کی اونچی چوٹی پر اس ملک کی تاریخ میں اس علاقہ میں غالباً پہلی اذان تھی۔ تہجد اور نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ مذہبی اور دینی مسائل پر تقاریر ہوئیں علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ آتے اور جاتے وقت ہر جگہ لٹریچر تقسیم کیا۔ جو مقامی باشندوں نے بہت دلچسپی سے وصول کیا۔ بعض علمی ادارے راستے میں آئے وہاں زبانی اور لٹریچر کے ذریعہ پیغام احمدیت پہنچایا احباب جماعت نے اس اجتماع میں بہت ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ دونوں مرکزی مبلغ سید کمال یوسف صاحب اور حامد کریم صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ مقامی اخبارات نے اس اجتماع کی خبر شائع کی جس کے تراشے مرکز میں بھی موصول ہوئے ہیں۔

اس موقعہ پر انچارج مبلغ سید کمال یوسف صاحب کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اس موقعہ پر جو پیغام بھجوایا وہ درج ذیل ہے۔ یہ پیغام صرف ناروے کے لئے نہیں ہر احمدی کیلئے غور اور عمل کا متقاضی ہے۔

"برادران عزیز! انصار اللہ کیلئے میرا پیغام یہی ہے کہ وہ اس وقت واقعی اور حقیقی انصار بن جائیں اپنی متضرعانہ دعاؤں جن سے رحمتِ خداوندی جوش میں آجائے اور اپنی مخلصانہ جدوجہد سے دنیا کی تاریکی کو دور کریں تا مخلوقِ خدا اپنے خالق کو پہچان لے اور اس ارحم الراحمین کے سایہ رحمت وعاطفت میں لوٹ آئے۔ نور خداوندی سے منور ہو۔ حقیقی سکون وراحت اور طمانیت قلب نصیب ہو۔ یاد رکھیں جس خطہ ارض پر آپ آباد ہیں اسکی تاریکی دعاؤں سے دور ہوگی۔ دلوں کا بدلنا خدا کے قبضہ میں ہے۔ اور آپ بھائیوں کی دعوت الی اللہ میں اثر پیدا ہونا بھی اسی کے فضل اور اذن پر منحصر ہے۔ لہٰذا اسی مولیٰ کریم عزیز حکیم خدا کا دروازہ کھٹکھٹاؤ اسی پر توکل کرتے ہوئے اپنے پروگراموں پر عمل کرو۔ اسی سے راہنمائی حاصل کرو۔ سستیاں ترک کردو کہ اب دوڑنے کا وقت آچکا ہے۔ خداوند کریم آپکو ہمت دے۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو کامیاب و بابرکت بنائے۔ اپنی خاص تائید ونصرت سے آپکو نوازے۔ آپ کے اعمال وافکار کو اور آپ کی سوچ اور جدوجہد کو صحیح نہج پر ڈالے رکھے۔ اور آپکو ہر آن اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آپکی خدمات اور قربانیوں کو قبول فرمائے۔ خدا حافظ

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

قائمقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اپنے پیغام میں انصار اللہ کی توجہ دو امور کی طرف مبذول کرائی ایک نماز باجماعت جس علاقہ میں کوئی مرکز نماز کا مقرر نہ ہو وہاں افراد گھرانہ ملکر نماز باجماعت ادا کریں اور دوسرے حضور کی تحریک

● ۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم ملک منصور احمد بی ایس سی جو عرصہ سات سال سے مغربی جرمنی گئے ہوئے تھے۔ وہاں سے آمدہ اطلاع کے مطابق چند دنوں تک ربوہ واپس آرہے ہیں۔ احباب کرام سے عاجزانہ التماس ہے کہ عزیز کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں بخیر وعافیت مرکز سلسلہ میں لائے اور یہاں کی برکات سے مستفید فرمائے۔

(ملک محمد عبداللہ سابق مینیجر الفضل دارالرحمت وسطی ربوہ)

● ۔ مکرم برادرم صفی الرحمٰن صاحب خورشید مبلغ سلسلہ کے والد مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری ایک ہفتہ سے شدید علیل ہیں۔ تکلیف زیادہ ہے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدائے شافی اپنے فضل سے انہیں جلد صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین۔

(بشارت احمد محمود۔ مربی سلسلہ)

داعی الی اللہ پر ہر فرد عمل کرے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دیارِ غیر میں بسنے والے بھائیوں کی مساعی میں برکت ڈالے اور ان میں سے ہر ایک اپنے قول، عمل سے خدا کی طرف دعوت دینے والا ہو۔

(آمین یا رب العالمین)

جماعت احمدیہ فجی کیلئے خصوصی دعا کی اپیل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال مورخہ ۱۶/۹/۸۳ تا ۲۵/۹/۸۳ جزائر فجی کا دورہ فرمایا۔

خاکسار اپنے سالہا سال کے ذاتی تجربہ اور علم کی بنا پر یہ کہتا ہے کہ امام وقت کا ہر دورہ اپنے ساتھ ایسی ہزاروں تائیدات الٰہیہ اور روحانی برکات لے کر آتا ہے جس کا احاطہ انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ٹیلی ویژن، ریڈیو، نیشنل اور مقامی اخبارات ورسائل میں حضور کے دورہ کی تفاصیل کثرت سے دی جاتی ہیں کہ سینکڑوں مبلغین اور ساری جماعت کی سالہا سال پر محنت کاوشوں کے نتائج اس کے مقابلہ پر پرِ کاہ کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتے کمزور سے کمزور احباب جماعت حضور کے قدم میمنت لزوم سے ایسی قوت حاصل کرتے ہیں کہ روحانی احیائے موتیٰ کا نظارہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ یہ سب اسی موعود خلافت کی برکت ہے جس کا ذکر ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر فرمایا تھا۔

حضور کے حالیہ دورہ فجی کے دوران ایک مخلص خادم سلسلہ مکرم رحمٰن شاہ صاحب نے بڑے درد سے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ الفضل میں جماعتہائے احمدیہ فجی کی روز افزوں ہمہ نوع ترقی کیلئے درخواست دعا کی جائے۔ خاکسار تمام احباب کی خدمت میں اس اعلانِ دعا کے ذریعہ درخواست کرتا ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ حضور کے اس دورہ کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ فجی کو ایسی برکات سے متمتع فرمائے کہ ہماری زندگی میں ہی یہاں بھی اور وہاں بھی یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا وعدہ پوری شان وشوکت سے پورا ہو جائے۔ آمین (بشیر احمد رفیق۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ
۱۸ اخاء ۱۳۶۲ ہش

غلبۂ اسلام کے فیصلہ کن مرحلہ کا آغاز اور ہمارا فرض

مامورین الٰہی کے متبعین ابتداءً اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے زمانہ میں مخالفین کی ریشہ دوانیوں اور مخالفانہ تدبیروں کی وجہ سے انتہائی مشکل اور نامساعد حالات میں سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ بظاہر وہ ہر لحاظ سے مخالفینِ حق کے نرغہ میں ہوتے ہیں اور ان کی حالت بتیس دانتوں میں زبان کی سی ہوتی ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ اس کی پناہ میں ہوتے ہیں اس لئے تمام تر مخالفتوں اور ایذا رسانیوں کے باوجود خدا تعالیٰ کی معجزانہ تائید و نصرت کے نتیجہ میں ان کا قدم ہر آن ترقی کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے۔

ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر خود دو باتیں فرض کی ہوئی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ مومنوں کو ہر قسم کے مصائب و مشکلات اور ہموم و غموم سے نجات عطا کرتا چلا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ان کو اپنی تائید و نصرت کا مورد بنا کر انہیں ترقیات سے نوازنے کا بطور خاص اہتمام فرماتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان کا قدم ہر آن ترقی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود اپنی ذات پر عائد کردہ ان دو فرائض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

(۱) حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (یونس آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ ہمارے ذمہ (خود اپنا قائم کیا ہوا) ایک حق ہے (اور وہ یہ) ہم مومنوں کو (ہر قسم کے خطرات اور ہموم و غموم سے) ضرور بچا لیا کرتے ہیں۔

(۲) وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(الروم آیت ۴۸)

ترجمہ:۔ اور مومنوں کی مدد کرنا (اور کرتے چلے جانا) ہمارا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خود اپنی ذات پر عائد کئے ہوئے ان دو فرائض کی وجہ سے مامورین الٰہی کے متبعین یعنی مومنوں پر ظاہری مشکلات و مصائب اور ہموم و غموم کے باوجود ہر لحظہ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو رہی ہوتی ہے اور اس کے فرشتے انہیں مسلسل تائید و نصرت کا مورد بنا رہے ہوتے ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ہر قسم کے خطرات سے بچانے اور انہیں ترقی دینے کے سلسلہ میں دو فرض خود اپنی ذات پر عائد کر رکھے ہیں۔ وہاں اس ضمن میں اس نے ایک اہم فرض مومنوں پر بھی عائد کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے پیہم نزول پر اس کی دن اور رات بڑی کثرت سے حمد اور تسبیح کر کے شکر گزار ہونے کا ثبوت دیتے چلے جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حقیقی مومنوں کو ان کا یہ اہم فرض یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝

(الاحزاب آیات ۴۳، ۴۴)

ترجمہ:۔ اللہ تم پر (مسلسل) اپنی رحمتیں نازل کرتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ تمہیں طرح طرح کے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے آئے۔ وہ مومنوں پر بہت

(باقی صفحہ ۵ پر)

اے آسٹریلیا تری قسمت بھی جاگ اٹھی

اے آسٹریلیا تری قسمت بھی جاگ اٹھی
پھیلے گا تجھ میں چار سُو نورِ محمدیؐ

پہنچے گا بستی بستی وہاں اب پیامِ حق
ہوگا بلند تیری فضاؤں میں نامِ حق

رہ کھول دی خدا نے ہے تبلیغِ دین کی
ہر ملک میں اشاعتِ شرعِ متین کی

"بیت الہدیٰ" کی سڈنی میں رکھ دی گئی بنا
اب ہو رہا ہے چرچا وہاں حق کا برملا

توفیق دی خدا نے ہمارے امام کو
خیر الانام ختمِ رسلؐ کے غلام کو

آغاز جا کے کر دیا اک انقلاب کا
اس خطۂ زمین میں کارِ ثواب کا

بنیاد پہلی احمدی مسجد کی خود رکھی
اور خود ہی ابتدا بھی وہاں کی جہاد کی

جس سمت رُخ کیا مٹیں تاریکیاں تمام
سنکر کلامِ حق ہوئے سب لوگ شادکام

ہر بزم میں رسولؐ کی عظمت بیان کی
سمجھائی پیشگوئی مسیح الزمان کی

قرآں کے صبح و شام معارف کئے بیاں
سرکارِ دو جہاں کے فضائل کئے عیاں

فتح و ظفر نے چومے قدم ہر مقام پہ
حق کے فرشتے ساتھ رہے گام گام پہ

خفتہ دلوں کو آپ نے بیدار کر دیا
جذباتِ ذوق و شوق سے سرشار کر دیا

توحیدِ حق کی شمعیں جلا آئے ہیں حضور
قرآں کے خزینے لٹا آئے ہیں حضور

سمجھائے دیں کے راز بصد پیار آپ نے
ہر خشک باغ کر دیا گلزار آپ نے

گونجیں گی اب اذانیں وہاں دن میں پنج بار
فطرت ہے جن کی نیک وہ آئیں گے بے شمار

اسلام رفتہ رفتہ وہاں پھیل جائیگا
مہر و خلوص کی نئی دنیا بسائیگا

پائیں گے دل عقیدۂ توحید سے قرار
تثلیث مٹتی جائے گی حق ہوگا آشکار

صد شکر یوں بہ فیضِ غلامِ شہِ انامؐ
پہنچا ہے اب زمیں کے کناروں تلک پیام" (الحمد للہ)

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و جزائر فیجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی کردار کیا ہے؟

قسط ۲

انسانی فطرت کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کا عملی طریق

مکرم نواصت احمد خالد صاحب دارالیمن غربی۔ ربوہ

پھر انسانی دل کچھ اس قسم کا تالاب بھی ہے کہ اعضاء کے اعمال کا اثر چکر کھا کر پھر اس پر پڑتا ہے نیک اعمال کے بجالانے سے اس تالاب کا پانی صاف سے صاف تر ہو جاتا ہے اور بُرے اعمال کے نتیجہ میں گدلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ایسا بدبودار کیچڑ بن جاتا ہے جس سے گھن آتی ہے گویا انسانی اعضاء کے اعمال وہ گول لہریں ہیں جو دل کے تالاب سے نکلتی ہیں اور آخر کار اچھے اور بُرے نتائج لے کر پھر دل کے تالاب میں ہی گر جاتی ہیں یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جہاں تک کہ حالات کے مطابق انسان کا دل پاکیزگی میں مصفّٰی آئینہ سے بھی بڑھ جاتا ہے اور یا پھر بداخلاقی کا مرکز بن کر تیرہ و تاریک بن جاتا ہے بہر حال یہ ایک واضح صداقت ہے کہ اخلاقی قوتوں کا سرچشمہ انسان کا دل ہے۔

(اخلاق اور ان کی ضرورت از مولانا ابوالعطاء جالندھری مرحوم) صفحہ ۱۸ تا ۲۱)

اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

؎ جسم کو مل مل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزدِ کردگار

(درثمین)

لیکن لوگوں سے برتاؤ کرتے وقت ہمیں ایک چیز کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ہم کسی منطقی مخلوق سے برتاؤ نہیں کر رہے بلکہ ہمارا معاملہ ایک جذباتی مخلوق سے ہے جس کے سینے میں جذبات بھی ہیں۔ تمنائیں بھی ہیں۔ ارادے بھی ہیں اور تعصبات بھی ابل رہے ہیں۔ تو حسن سلوک کا ایک خاص طریق کار بھی ہونا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ ہمیشہ اگلے انسان کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر ہم ایسا ہی کریں گے تو لوگ ہماری عزت بھی کریں گے اور ہم قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی اس نعمت کو احسن رنگ میں ادا بھی کر رہے ہوں گے۔

اسی قسم کی ایک اور قوت جو انسان کو عطاء کی گئی ہے وہ ہے کسی کو اپنا ہم خیال بنانا۔ اس کے لئے ہمیں ایک اصول کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ انسانی فطرت کی سب سے بڑی آرزو قدر شناسی کی بھوک ہوتی ہے یعنی انسان لاشعوری طور پر یہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کی تعریف کرے۔ اس کے لئے یہ بھی ہے کہ ہر اپنے ملنے والے کی تعریف کر دی جائے۔ اس کے لئے بھی ہمیں بہت سی چیزیں مدنظر رکھنی ہوں گی۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں دوسرے شخص کے نقطہ نظر کا احترام کرنا چاہیئے اور اگر سلسلہ میں کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے کھلے دل سے تسلیم کر لینا چاہیئے۔ پھر یہ کہ دوسروں کے معاملات میں کسی حد تک دلچسپی کا اظہار کرنا چاہیئے اور اگلے شخص کو زیادہ سے زیادہ بات کرنے کا موقع دینا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"آپ کی اخلاقی حالت ایسی درست ہو کہ کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اُسے بُرا نہ معلوم ہو۔ کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جائے۔ دل شکنی نہ کی جائے جماعت میں باہم جھگڑے فساد نہ ہوں۔ دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسبتی بزرگی پر بے جا فخر کر کے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو خدا تعالےٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو متقی ہے چنانچہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ دوسرے کے ساتھ بھی پورے اخلاص سے کام لینا چاہیئے جو بداخلاقی کا نمونہ ہوتا ہے وہ بھی اچھا نہیں۔"

(چشمہ ہدایت صفحہ ۱۹۹، صفحہ ۲۰۰ از عبدالرحمٰن مبشر)

ایک بات غور طلب ہے وہ یہ کہ اس صلاحیت کو اُجاگر کرنے کے لئے حسن سلوک کا ہونا ایک لازمی امر ہے۔ بغیر حسن سلوک کے ہم کسی کو اپنا ہم خیال نہیں بنا سکتے۔ اگر ہم میں حسن سلوک کسی درجہ کم ہے تو ہم اس صلاحیت کو احسن رنگ میں استعمال کرنے سے قاصر رہیں گے۔

اگر یہ تین چیزیں ہم نے اپنے اندر پیدا کر لیں تو ایک چوتھی چیز خود بخود پیدا ہو جائے گی یعنی لوگ آپ کو پسند کرنے لگیں گے۔ صاف ظاہر ہے اور روز روشن کی طرح عیاں بات ہے کہ ہم میں خودداری اور حسنِ سلوک کا جذبہ ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ کس طرح اگلے شخص کو اپنا ہم خیال بنایا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ لوگ ہم کو ناپسند کریں بلکہ ہم لوگوں کے دلوں میں گھر کر جائیں گے۔

دراصل انسانی فطرت کا گہرا اصول تحسین و تعریف کی خواہش ہے۔ ہمیں اشرف المخلوقات ہونے کا احساس بھی یہی چیز دلاتی ہے۔ اور پھر یہی وہ چیز ہے جو ہماری تہذیب و تمدن کی ترقی کا باعث بنتی ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ جہاں بھی کوئی اچھی چیز دیکھیں وہیں اس کی تعریف کر دیں۔ چند تعریفی کلمات کہنے سے ہمارے الفاظ تو کم نہیں ہو جاتے لیکن دوسرے شخص کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے۔ اور مزید کچھ کرنے کی صلاحیت بھی جاگزیں ہوتی۔ اسی لئے مومن بندے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ اچھے پہلوؤں کی طرف غور و تدبر کرے اگر کسی بُرے شخص نے اچھا کام کر دکھایا ہے۔ تو اس کی تمام برائیوں کو پس پشت ڈال کر اس کے اچھے کام کی تعریف کرنی چاہیئے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ ستار ہے۔ انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہیئے اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے لیکن بعض لوگوں کی عادت ہونی چاہیئے کہ جب کسی کی بدی یا نقص دیکھتے ہیں۔ جب تک اس کی اچھی طرح تشہیر نہ کر لیں ان کو کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے خدا تعالےٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے انسان کو چاہیئے کہ شوخ نہ ہو بے حیائی نہ کرے۔ مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے۔ محبت اور نیکی سے پیش آوے۔

(ملفوظات صفحہ ۳۳۹، صفحہ ۳۴۰ جلد نمبر دہم)

اگر ہم نے ایسا ہی کیا تو لوگ ہم کو پسند کریں گے لیکن اس چوتھی چیز حاصل کرنے کا بہترین طریقہ حدیث میں بھی بیان ہے:۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ

یعنی جو کچھ تم اپنے نفس کے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے دوسرے بھائی کے لئے بھی پسند کرو۔

اس سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے جس کو اپنا کر ہم اس صلاحیت کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر کوئی شخص ان چار اصولوں کو مکمل طور پر اپناتا ہے تو وہ گویا ایک داعی الی اللہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ داعی الی اللہ بننے کے لئے بھی جذبہ خودداری اور حسن سلوک کا ہونا لازمی امر ہے اور پھر کس طرح لوگوں کو اپنا ہم خیال بنایا جائے سب کچھ بیان کر دیا گیا ہے۔

آیئے ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ ہم نے ان اصولوں کو اپنانا ہے۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کے اس شعر کا مصداق بننا ہے۔

؎ ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پرواہ نہ کر

موصی اور تعلیم القرآن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

"تیسری ذمہ داری آج میں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع متعلقہ نظارت کو دی جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم بابو برکت اللہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ربوہ)

اس کرۂ ارض کی ہر چیز فانی ہے۔ کوئی شئے بھی اس دنیا کی اپنی اصلی حالت پر ہمیشہ قائم نہیں رہتی۔ نباتات، جمادات، چرند پرند حتیٰ کہ انسان بھی جسے اللہ تعالیٰ نے یہاں کی ہر مخلوق اور ہر چیز پر فوقیت عطا فرمائی ہے عموماً اپنی پیدائش، بچپن، جوانی اور بڑھاپا پورا کر کے ایک دن یہاں سے رخصت ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ اللہ تعالیٰ کا انسان پر خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے اس کو اپنی طرف بلاوے اور موت کی گھڑی کی ظاہری طور پر تعیین نہیں فرمائی اور اسے اپنی دنیوی زندگی کے خاتمے کا علم نہیں دیا ورنہ موت کے ڈر سے انسان مرنے سے بہت پہلے ہی ناامید، ادھ موا اور مرنے والا ہو جاتا۔ اور تسلی سے اپنے مقصد میں منہمک نہ رہ سکتا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا
آدمی بلبلا ہے پانی کا۔

موت کی گھڑی سے لاعلمی

اس بارے میں اتنی احتیاط کی گئی ہے کہ انسان کو اتنا بھی نہیں بتایا گیا کہ اس کی وفات کس جگہ اور کون سی زمین پر اور کس علاقہ میں واقع ہو گی۔

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ۔

روزانہ دیکھا جاتا ہے کہ انسان کو یہ وہم و گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس کا کوئی عزیز، رشتہ دار یا دوست یا بھائی یا وہ خود اب بہت ہی جلد رحلت کر جانے والا ہے۔ لیکن وہ گھڑی آجانے پر جب یہ راز کھل جاتا ہے تو انسان حیران و ششدر اور پریشان ہو جاتا ہے۔ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کے جنازہ کے موقعہ پر بعض احباب ان کا ذکرِ خیر اور ان کے مناقب بیان کر رہے تھے کہ ایک جید مربی صاحب کہنے لگے۔ "ابھی ایک روز قبل یعنی کل ہی ہم دونوں ایک دوسرے سے نہایت خوش و خرم اور ہشاش بشاش بے تکلفانہ رنگ میں باتیں کر رہے تھے۔ وہ ہنس ہنس کر مجھ سے محوِ گفتگو تھے اور مجھے اور مولانا خان صاحب کو ذرا بھی یہ گمان تک نہ تھا کہ ان کی دنیوی زندگی کے خاتمہ کی منزل کا سب فاصلہ طے ہو چکا ہے۔ اور اب صرف ایک رات درمیان میں رہ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے آمین۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پا جانے والے بھائیوں کا ذکرِ خیر کرتے رہنے اور ان کی خوبیاں اور مناقب بیان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے تاکہ ان کی نیکیاں بھول نہ جائیں بلکہ بڑھتی جائیں اور ان کے زندہ مومن بھائیوں کی دعائیں ان کی ارواح کو پہنچ پہنچ کر ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کا سامان کرتی رہیں۔

انسان کی مومنانہ فطرت اور طینت بھی ایسی واقع ہوئی ہے کہ کسی کی وفات کے بعد وہ عموماً اس کی نیکیوں اور کارناموں اور اچھی خصلتوں کا ہی ذکر اکثر کرتا ہے۔ اور اس کی برائیوں اور کمزوریوں پر پردہ ڈالنے اور بھولی جانیکی کوشش میں رہتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی صفتِ ستاری اور عفو اور چشم پوشی کا پرتو اور ایک جھلک اس کی صفات کے مظہر یعنی انسان کی طبیعت اور سرشت میں بھی نظر آتی ہے۔ شاید انسانی فطرت کا یہی رجحان اکثر مجھے بھی مجبور کرتا ہے کہ مرنے والے عزیزوں، دوستوں بزرگوں اور مخلصین کا نظم و نثر میں ذکرِ خیر کر کے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے زندہ نیک بندوں کو دعا کی تحریک کرتا رہوں کہ شاید ایسی ہی چھوٹی چھوٹی نیکیوں سے موت سے پہلے تک میرا پلڑا اس حد تک بھاری ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل اور مغفرت کی چادر مجھے بھی ڈھانپ لے۔ آمین۔

ایک عزیز کی ایک تنقید کا جواب

اس وقت یہ خاکسار اپنے ایک پرانے اور بزرگ دوست محترم بابو برکت اللہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر مرحوم برادر اصغر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کا ذکرِ خیر کر کے ان کیلئے احباب سے دعائے مغفرت و بلندیٔ درجات کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔

ابھی ایک عزیز دوست نے مجھے یہ مضمون لکھتے ہوئے دیکھ کر اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ واضح پیش گوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے کہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن ہی اسے ملے گا۔ اور وفات کے بعد وہی وہاں سپردِ خاک کیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے علم میں جنتی ہو گا۔ تو پھر ایسے بہشتیوں کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے بار بار دعائیں اور ذکرِ خیر اور دعاؤں کی تحریکیں وغیرہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں؟

اس سوال کا مختصر اور اصولی جواب تو اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث میں آجاتا ہے جس میں اس قسم کے سوال کے جواب میں حضرت سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا

کہ (گو خدا کے فضل سے میں گنہگار نہیں ہوں اور اللہ تعالیٰ کا مقرب ترین انسان ہوں پھر بھی) کیا مجھ پر یہ واجب نہیں ہے کہ میں اپنے خدا تعالیٰ کا ہمیشہ شکریہ ادا کروں اور اس کی نعمتوں، رحمتوں اور بے انتہا برکتوں کی وجہ سے میں اس کا شکر گذار بندہ بن کر رہوں۔ گویا معصوم اور بخشے ہوئے ہونے کے باوجود حضورؐ نے پسند فرمایا کہ مزید استغفار، شکر و سپاس اور عبادت کرنے کی وجہ سے میرے درجات بلند تر سے بلند و بالا تر ہوتے چلے جائیں۔ درود شریف جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہر زمانہ میں اُمّت کے کروڑوں اربوں افراد ہر لمحہ حضورؐ پر بھیجتے رہتے ہیں اس کا مقصد بھی حضورؐ کی بلندیٔ درجات اور مقامِ محمود کی اعلیٰ بلندیاں اور سیڑھیاں تا ابد چڑھتے چلے جانا ہے۔

پس گو یہ یقیناً صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بشارت کے مطابق بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے متوفی احباب اپنے معیارِ ایمان اور تقویٰ و طہارت کی وجہ سے جنتی ہیں پھر بھی وہ لوگ اپنے لواحقین اور جماعت کی دعاؤں اور نیکیوں کے اس لحاظ سے خواہش مند ہوں گے کہ ان کی دعاؤں اور ان کے نام پر نیک عمل اور صدقات جاریہ کرنے سے ان کے درجات جنت میں بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں جیسا کہ جنتیوں سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے۔ پس ان کی مغفرت کے لئے دعا کرنے میں بھی نہ صرف کوئی حرج نہیں بلکہ ضروری ہے کیوں کہ مغفرت کے معنی صرف گناہوں کی بخشش ہی نہیں بلکہ اس لفظ میں ڈھانپنے کے معنی پائے جاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل اس کی رضا اور قرب اور لطف و کرم کی چادروں میں وہ مکینانِ بہشتی مقبرہ مزید سے مزید ڈھانپے جاتے رہیں اور ہر زمانہ میں یہ ان کے لئے خاص دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے۔

اللہ تعالیٰ کا علمِ غیب

ایک بات اس سلسلہ میں یہ بھی کہی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور تمام اگلے پچھلے زمانوں میں وارد ہونے والے امور و واقعات اس کے علم میں ہیں اور اس کے علم کے لحاظ سے ماضی، حال اور مستقبل کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ ہو سکتا ہے کہ عالم الغیب خدا اپنے علم کے مطابق ایسے موصی لوگوں کو بھی وفات کے بعد بہشتی مقبرہ کی اس مقدس زمین میں دفن ہونے کا شرف عطا فرما دیتا ہو کہ جو اس کے علم میں کچھ گنہگار تو ہوں لیکن ان کے گنہ یا کمزوریاں ایسی ہوں جو ان کی وفات کے بعد ان کے لئے خاص دعائیں کرنے والے بندوں کی دعائیں سن کر اللہ تعالیٰ نے وہ کمزوریاں یا گنہ محو کر دیئے ہوں اور وہ علمِ الٰہی میں بخشے ہوئے ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں مدفون پاک گروہ میں پہلے ہی شامل کر دیئے گئے یعنی دفن کر دیئے جاتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ مالک اور آقا ہے

ایک اور واضح حقیقت یہ بھی ہے کہ آیاتِ قرآنی میں یہ مضمون بار بار آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے۔

یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ۔

جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بھی کثرت سے ہوں گے جو باوجود گنہگار ہونے کے اپنے عملوں کی وجہ سے یا اپنی توبہ اور استغفار کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی صفتِ مالکیت اور اپنے قادر ہونے کی وجہ سے وہ انہیں اپنے مذکورہ بالا اعلان اور محض اپنی مرضی اور مشیت اور رضا کی وجہ سے بخش کر بہشتی مقبرہ میں دفن کروائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر ایسے لوگوں کا حقیقی علم کہ وہ کون کون ہیں صرف اسی قادرِ مطلق کو ہو سکتا ہے۔ اس پر جو کسی قدر بے انصافی کا اعتراض وارد ہوتا ہے اس کے ازالہ کے لئے حضرت خلیفۂ اوّل مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ سے پیش آمدہ مندرجہ ذیل واقعہ قابلِ غور ہے:۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ کی ایک دہریہ سے گفتگو

"حضرت خلیفۂ اوّل رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی دہریہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں بحث کر رہا تھا جس کے دوران کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نعوذ باللہ کوئی انصاف نہیں۔ کیوں کہ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے میں جسے چاہتا ہوں بخش دیتا ہوں اور جسے چاہتا ہوں اور عذاب دیتا ہوں یعنی یہ ان کے اعمال پر نہیں بلکہ میری مرضی اور فضل پر منحصر ہے کہ جسے چاہوں امیر اور شاہ بنا دوں اور جسے چاہوں شاہ سے گدا بنا دوں۔ حضورؓ نے اپنی جیب سے دو روپے نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھے اور اس شخص کو کہا کہ ان میں سے ایک میں تمہیں دیتا ہوں اور تمہیں اختیار ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اٹھا لو۔ اس نے جب ایک روپیہ اٹھا لیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں اٹھایا ہے دوسرا کیوں نہیں اٹھایا؟ دوسرے روپے کا کیا قصور کہ وہ تم کو پسند نہیں آیا۔ اس نے کہا آپ نے مجھے اختیار جو دیا تھا کہ جو چاہوں اٹھا لوں۔ اس لئے میں نے جو اٹھانا پسند کیا وہ اٹھا لیا۔ حضورؓ نے فرمایا یہی حال اللہ تعالیٰ کا ہے۔ وہ مالک و مختارِ کل ہے۔ پس مالک خدا اگر اپنے اختیار اور ملکیت کو استعمال کرتے ہوئے ایک شخص پر فضل کرتا اور دوسرے پر نہیں کرتا یا کم کرتا ہے یا جس کی قربانی وہ چاہتا ہے قبول کر کے اسے اپنا مقرب بنا لیتا ہے تو اعتراض کیا ہے؟ مالک الکل کا اپنی مرضی اختیار کرنا محلِ اعتراض کیسے ہو گیا۔ گو یہ اپنی جگہ صحیح ہے کہ بے انصافی اللہ تعالیٰ کی سرشت اور مشیت کے خلاف ہے۔ (باقی)

والد مرحوم کی یاد میں!

مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ سلسلہ برطانیہ

خاکسار کے والد محترم چوہدری فضل الدین صاحب شاہ پوری مورخہ ۱۶ جون ۱۹۸۳ء ایک معمولی سی علالت کے بعد دھاروالی چک ۳۳ ضلع شیخوپورہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اسی روز رات کے وقت ان کا تابوت ربوہ لایا گیا جہاں پر اگلے روز صبح گیارہ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

والد مرحوم ایک لمبے عرصہ تک سندھ میں اولاً محمد آباد اور بعد میں محمود آباد سٹیٹ میں سلسلہ کی زمینوں پر بطور منشی کام کرتے رہے۔ آپ ان ابتدائی کارکنوں میں سے تھے جنہوں نے اس وقت سندھ میں جماعت کی زمینوں پر کام شروع کیا جبکہ یہ زمینیں بالکل غیر آباد تھیں۔

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت بھی حاصل تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ ہم آٹھ دس کے قریب آدمی شاہ پور سے اکٹھے قادیان گئے تھے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

ربوہ کے ساتھ انہیں عشق تھا۔ مجلس مشاورت۔ اجتماع خدام الاحمدیہ۔ اجتماع انصار اللہ۔ جلسہ سالانہ۔ جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور جلسہ مصلح موعود اور دیگر تقاریب میں شمولیت کئے بغیر چین نہ آتا تھا۔ ربوہ میں ہمارا کوئی قریبی عزیز نہیں ہے اس لئے ان کا قیام دارالضیافت میں ہوتا تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ ربوہ میں مجھے جو روحانی لذت ملتی ہے کسی اور جگہ نصیب نہیں ہوتی۔

آپ بہت ہی دعا گو اور تہجد گزار تھے کئی ایک بار ایسا ہوا کہ گھر میں بیٹھے بیٹھے رات گئے تک باتیں ہوتی رہیں۔ رات کے ایک دو بج گئے۔ لیکن والد صاحب علی الصبح تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہو گئے اور مسجد پہنچ گئے۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر وقفِ عارضی میں اپنا نام پیش کیا تھا۔ حضورؒ نے فرمایا کہ اپنے گاؤں جا کر بچوں کو دینی تعلیم دیں۔ چنانچہ اپنی زندگی کے آخری چار پانچ سال انہوں نے دھاروالی میں گزارے اور ہر روز بچوں کو قرآن مجید ناظرۃ القرآن اور نماز کے اسباق دیتے رہے۔ آپ کی طبیعت بہت سادہ تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت کے اعلیٰ مقامات عطا کرے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

رحم کرتا ہے۔

چونکہ انتہائی شدید مخالفتوں اور طرح طرح کی روکاوٹوں کے باوجود مومنوں کا قدم ہر آن ترقی کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کا یہ فرض بھی قرار دیا ہے کہ وہ غلبۂ حق کی شاہراہ پر جوں جوں آگے بڑھتے جائیں وہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید میں اور اس کا ذکر کرنے میں اور زیادہ شغف اور انہماک کا مظاہرہ کرنے کو اپنی عادت بنا لیں حتیٰ کہ جب پیہم نازل ہونے والی نصرت الٰہی کے نتیجہ میں غلبۂ حق کے آثار ظاہر ہونے لگیں اور جب اللہ کے دین میں لوگوں کے فوج در فوج داخل ہونے کا وقت قریب آجائے تو پھر انہیں چاہیئے کہ وہ ذکرِ الٰہی کی کثرت اور تسبیح و تحمید اور استغفار میں انہماک کو اس کے نقطۂ عروج پر پہنچا دیں تاکہ حق کا غلبہ ظاہر ہونے کے نتیجہ میں دوسروں کی تربیت و اصلاح کی جو عظیم ذمہ داری ان کے کندھوں پر پڑنے والی ہے اس سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہو سکیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا:۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

(النصر آیات ۲ تا ۴)

ترجمہ:۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور کامل غلبہ آجائے گا اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے اس وقت بھی) تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں (اور بھی) مشغول ہو جائیو اور (تدبیر میں جو کمی رہ گئی ہو اس پر) خدا سے پردہ ڈالنے کی دعا کیجیو۔ وہ یقیناً اپنے بندوں کی طرف، رحمت کے ساتھ لوٹ لوٹ کر آنے والا ہے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اور اس کے ایثار پیشہ افراد کو اول دن سے ہی اپنی غیر معمولی تائید و نصرت اور غلبۂ اسلام کی عالمگیر جدوجہد میں معجزانہ کامیابیوں سے نوازتا چلا آرہا ہے تاہم "مسجد بشارت" سپین کے افتتاح اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ مشرق اور بالخصوص "بڑا عظیم آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد" المسجد بیت الہدیٰ" کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کے بعد سے غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے اور بیک وقت مغرب و مشرق میں غلبۂ حق کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں اور وہ وقت قریب آگیا ہے کہ جب مغرب میں بھی اور مشرق میں بھی لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوں گے اس لئے روئے زمین پر بسنے والے احمدیوں پر خواہ وہ مغرب میں آباد ہوں یا مشرق میں، وہ مرد ہوں یا عورتیں، بڑے ہوں یا چھوٹے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد اور اسی طرح استغفار کرنے میں ایسے غیر معمولی شغف کا اظہار کریں کہ دن اور رات کا ہر لمحہ تسبیح، تحمید اور استغفار میں بسر ہونے لگے۔ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہونے کی وجہ سے ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تاریخ ساز دورۂ مشرق سے واپس تشریف لانے کے بعد اپنے پہلے خطبہ جمعہ میں جو حضور نے ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں ارشاد فرمایا احباب جماعت کو غلبۂ اسلام کے دن قریب آنے کی بشارت دیتے ہوئے اور زیادہ شغف و انہماک کے ساتھ تسبیح و تحمید اور استغفار کا ورد کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کے ترقی پذیر نزول اور فیصلہ کن مرحلہ کے شروع ہونے کے بنیادی تقاضوں کے پیش نظر تسبیح و تحمید اور استغفار کرنے میں اپنے شغف اور انہماک کو کمال درجہ تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے اور اپنی متضرعانہ دعاؤں اور تسبیح و تحمید اور استغفار کی کثرت سے اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص کو اس تیزی سے جذب کریں گے کہ غلبۂ اسلام کی منزل دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں کے سامنے آجائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نئے فیصلہ کن مرحلہ اور اس کے تقاضوں کی اہمیت کو پورے طور پر سمجھنے اور انہیں بہمہ وجوہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن الفجر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح فرماتے ہیں:

"ہر احمدی گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔"

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

موصیان / موصیات لاہور توجہ فرمائیں

جماعت احمدیہ لاہور کے کسی موصی / موصیہ کو فارم اصل آمد بذریعہ ڈاک تاحال نہ ملا ہو تو وہ مکرم عبدالمالک صاحب صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ لاہور سے حاصل کریں اور جلد پُر کروا کر واپس فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرم مبارک احمد صاحب ولد محمد حسین صاحب جو کہ ۱۹۷۴ء میں دارالصدر غربی الف ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔ نیز محلہ دارالرحمت غربی مکان نمبر ۱۸/۲۵ میں بھی کچھ عرصہ رہ چکے ہیں۔ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔

اگر وہ خود اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو نظارت بیت المال خرچ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تقریری مقابلہ انصاراللہ

سالانہ اجتماع ۸۳ء کے موقع پر قیادت تعلیم کے زیر اہتمام ایک تقریری مقابلہ منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ جس میں مختلف اضلاع سے نمائندہ انصار حصہ لیں گے۔ ناظمین اعلیٰ سے درخواست ہے کہ اس مقابلہ میں نمائندگی کے لئے اپنے ضلع سے بہترین مقرر انصار کو نامزد فرمائیں۔ تقاریر کے مندرجہ ذیل عناوین مقرر کئے گئے ہیں۔

۱۔ برکات خلافت
۲۔ ہمارے فرائض بحیثیت داعی الی اللہ
۳۔ ایک شعار اسلامی۔ سچائی۔
۴۔ تربیت اولاد۔

تقریری مقابلہ مورخہ ۲۸ اخاء / اکتوبر ۸۳ء کو بعد نماز عشاء آٹھ بج کر پچاس منٹ پر شروع ہوگا۔ اول، دوم اور سوم آنے والے انصار کو انعامات دیئے جائیں گے۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

الفضل کی اشاعت دس ہزار کرنے کی مہم

مخیر احباب سے درخواست

ہم اپنے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دیا ہے اور دے رہا ہے۔ آپ غریب اور نادار احمدی بھائیوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر بھی الفضل کی اشاعت ۱۰،۰۰۰ تک پہنچانے میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور آپ اپنے پیارے اور مقدس امام کی خواہش کو پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہوں۔ آپ کا یہ طریق بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے میں ممد ہو سکتا ہے

سالانہ چندہ ۱۲۵/- روپے ◉ خطبہ نمبر سالانہ ۳۵ روپے

(منیجر الفضل ربوہ)

درخواست ہائے دعا

● والدہ صاحبہ کا پیٹ کا اپریشن مشن ہسپتال فیصل آباد میں بفضل خدا کامیاب ہوا ہے اور اب گھر آگئی ہیں تاحال کمزوری اور زخم میں پیپ بہت زیادہ ہے۔

(ناصرالدین خالد۔ دارالنصر غربی ربوہ)

● میری خالہ جان کافی عرصہ سے بیمار ہیں نیز میری پھوپھی جان بھی بیمار ہیں

(صوفیہ متین عباسی۔ شیخوپورہ)

● میرے بڑے بھائی محمد وسیم احمد صاحب کچھ عرصہ سے ٹائیفائڈ میں مبتلا ہیں پی۔ اے۔ ایف ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ (بشریٰ غفار بنت صوبیدار ریٹائرڈ محمد مجید احمد صاحب خوشاب)

● میرا بڑا بیٹا محمد رمضان دماغی عارضہ میں مبتلا ہے

(عبدالمجید چک ۴ جنوبی ضلع سرگودھا)

● مکرم چوہدری عبدالمنان خان صاحب صدر حلقہ دارالذکر لاہور کو ۲۴ ستمبر کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ اب کچھ افاقہ ہے

(عبدالحی خان ۸۸ ج فیصل آباد)

● میری بڑی ہمشیرہ نعیمہ اختر اہلیہ مرزا بشارت احمد صاحب راولپنڈی کو دل کا عارضہ لاحق ہے۔ کمزوری بہت ہے۔

(امۃ السلام طاہرہ۔ دارالصدر شرقی)

● میرے والد مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب امیر جماعت احمدیہ سمبڑیال کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارکہ اعظم)

● اخویم مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب گذشتہ دو ہفتوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ضعیف اور معمر ہیں۔

(ڈاکٹر محمد شفیق ڈینٹل سرجن۔ لاہور)

● میرے والد محترم حافظ محمد یوسف جہلمی صاحب کو بلڈ شوگر کی تکلیف ہے ہسپتال میں داخل ہیں۔

(منصور احمد ملک۔ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

قارئین ان سب کیلئے دعا کریں۔

دعائے نعم البدل

میرے چھوٹے بھائی مکرم ملک نعیم احمد صاحب کا چھوٹا لڑکا چند دن بیمار رہ کر خدا تعالیٰ کو پیارا ہو گیا ہے۔ دوست دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ ماں باپ کو صبر جمیل دے اور نیز انہیں نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

(ملک محمد رفیق چک ۲۴۵ ای بی ضلع وہاڑی)

ضلعی عہدیداران کی ضروری میٹنگ

ضلعی لجنات کی عہدہ داران کی دوسری میٹنگ سالانہ اجتماع کے موقع پر ۲۳ اکتوبر کی رات کو دفتر لجنہ اماء اللہ میں منعقد ہوگی صرف ضلعی عہدیداران اس ضروری میٹنگ میں شرکت فرمائیں۔ باقی عہدیداران اجتماع ختم ہونے کے بعد جا سکتی ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ جملہ قائدین علاقہ، اضلاع و مقامی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مجالس کی نمائندگی کو سو فیصد بنانے کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(معتمد)

قائدین کرام! تمام اراکین و عہدیداران خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ اجتماع کی کامیابی کیلئے کوشش اور دعا جاری رکھیں

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصاراللہ کا چھبیسواں سالانہ مرکزی اجتماع

مجلس انصاراللہ عالمگیر کا چھبیسواں سالانہ مرکزی اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اپنی سابقہ روایات کے مطابق خالص دینی ماحول میں مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ اخاء ۱۳۶۲ھش / اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء کرام ابھی سے انصار احباب کو اس روحانی اجتماع میں شمولیت کیلئے تاکید فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ احباب کو اجتماع میں شریک کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ والسلام

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

اے احمدیت کے نونہالو!

آپ کا پیارا اجتماع ۲۱ اکتوبر سے ربوہ میں شروع ہو رہا ہے۔ اس میں آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب۔ بزرگان سلسلہ کی نصائح اور گناگوں ورزشی و علمی مقابلوں سے متمتع ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اس اجتماع میں شرکت کی خاطر ضرور تشریف لائیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان بابت داخلہ ٹکٹ لجنہ و ناصرات

ہر شہر، قصبہ، گاؤں سے جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے وہاں سے لجنہ و ناصرات کی نمائندگی لازمی ہے جس لجنہ کی صدر خود اجتماع میں شامل نہ ہو سکے وہ اپنا نمائندہ بنا کر بھجوائیں اور ساتھ اپنی تصدیقی چٹھی نمائندہ کو دیں اور اس امر کی نمائندہ کو تاکید کی جائے کہ مرکز پہنچتے ہی داخلہ ٹکٹ حاصل کرنا اس کے لئے ضروری ہوگا اور نمائندگی کا ٹکٹ بھی۔ نمائندگی کے ٹکٹ کے بغیر لجنہ کی نمائندگی کے لئے شوریٰ میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ زائر ممبرات کے لئے صرف داخلہ ٹکٹ حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ زائر ممبر کے پاس بھی تصدیق کا ہونا لازمی ہے۔

ضلعی لجنات و شہری لجنات کی صدر صاحبات بھی مرکز پہنچ کر دفتر سے رابطہ قائم کریں کہ ان کے نمائندگان اور زائرات نے داخلہ ٹکٹ حاصل کر لئے ہیں یا نہیں۔ داخلہ ٹکٹ کے بغیر لجنہ کا اندراج نہیں ہو سکے گا۔

ناصرات کا بھی داخلہ کا ٹکٹ ہے اس کے بغیر ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

توسیعی ٹنڈر نوٹس

مطلع کیا جاتا ہے کہ جو ٹنڈر مورخہ ۹/۱۰/۱۹۸۳ تا ۱۶/۱۰/۱۹۸۳ تک جاری ہونا تھے اور مورخہ ۱۷/۱۰/۱۹۸۳ کو وصول ہونا تھا اب مورخہ ۹/۱۰/۱۹۸۳ تا ۲۴/۱۰/۱۹۸۳ تک جاری ہوں گے اور مورخہ ۲۴/۱۰/۱۹۸۳ کو وصول ہوں گے۔

باقی تمام شرائط بحال رہیں گی۔

میاں محمد امین

مہتمم انجنیئر محکمہ تعمیرات صحت عامہ جھنگ

IPL 8257

سال رواں کے انعامی مقالہ کے متعلق ضروری اطلاع

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے اس سال کے انعامی مقالہ کا عنوان "اسلام کا نظام عدل" مقرر کیا گیا تھا۔ مرکز میں اب تک موصول ہونے والے مقالہ جات کی تعداد اکیس ہے۔ ان میں سے تیرہ ۱۳ لجنہ ربوہ کی طرف سے اور ۸ مقالہ جات بیرون از ربوہ لجنات کے ہیں۔ ان مقالہ جات کو چیک کرنے کے بعد درج ذیل نکات اخذ ہوئے ہیں۔

(i) کچھ مقالہ جات مقررہ حجم سے بہت زائد ہیں۔ اور

(ii) نفس مضمون سے ہٹ کر بہت کچھ شامل کر دیا گیا ہے۔

(iii) کچھ مقالہ جات محض اقتباسات پر مشتمل ہیں

(iv) بعض نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کا اکثر حصہ نوٹ کر دیا ہے

(v) بعض نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتب میں سے بہت سے حصے نوٹ کر دیئے ہیں یا جو کتب برائے مطالعہ مقرر کی گئی تھیں وہی سٹائل اختیار کیا اور اکثر عبارات نوٹ کر دی ہیں۔

(vi) کچھ مقالے مطلوبہ مقررہ حجم سے بہت کم ہیں۔

(vii) بعض نے کاغذ کے دونوں طرف لکھا ہے اور بالکل رف انداز سے تحریر پیش کی ہے۔

ان وجوہات کی وجہ سے ایک مقالہ بھی انعام کا مستحق قرار نہیں پاتا۔ جو مقالہ نگار ممبرات نقائص کو درست کر کے دسمبر کے پہلے ہفتہ تک دوبارہ مقالہ پیش کر دیں گی انہیں پھر زیر غور لایا جا سکتا ہے۔ آپ مقالہ میں ذاتی تجزیہ اور اپنی ذاتی تحریر زیادہ پیش کریں۔ اقتباسات مناسب طریق سے درج کئے جائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے توجہ سیکرٹریان ناصرات

ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ناصرات کی تمام وہ مجالس جہاں سے بچیوں نے ناصرات کے مختلف مقابلہ جات میں حصہ لیا ہوا ہے۔ حسب سابق جمعرات یا جمعہ کو جس وقت بھی ربوہ پہنچیں فوراً سیکرٹری ناصرات مرکزیہ سے رابطہ قائم کریں۔ اور سیمی فائنل مقابلہ جات کے متعلق ضروری ہدایات حاصل کریں۔ تاکید ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹ و انجینئرز کا سالانہ کنونشن

۲۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء

پروگرام

i۔ رجسٹریشن ۳-۴ بجے بعد دوپہر۔

ii۔ مقالہ جات اور سوال و جواب۔ عصر و مغرب اور مغرب و عشاء کے درمیان۔

(مقام دفتر انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

iii عشائیہ:۔ خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بعد نماز عشاء

تمام آرکیٹیکٹ و انجینئرز شرکت فرمائیں ۸۲ء اور ۸۳ء کے چندہ رکنیت اور کنونشن کے لئے عطایا ارسال فرمائیں

(چیئرمین ایسوسی ایشن)

الصلا بستر لانا نہ بھولیں

انصاراللہ کا سالانہ مرکزی اجتماع ۲۸، ۲۹، ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ انصار احباب سے گذارش ہے کہ اپنا بستر موسم کے مطابق اپنے ساتھ لائیں۔ رہائش کا انتظام مہمان خانہ مستورات میں ہوگا۔

(منتظم رہائش)

براہ کرم مرکزی اجتماع میں شمولیت فرمانے والے انصار سائیکل سواران وفود کی شکل میں سفر کریں

(نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولوی برکت اللہ صاحب محمود کی المناک وفات

محترم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ کی المناک وفات ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو دوپہر دو بجے جنرل ہسپتال لاہور میں ہوئی۔ مولوی صاحب موصوف ۷ اکتوبر کی صبح ۱۰ بجے ایک حادثے میں شدید زخمی ہوگئے تھے۔ اس کے بعد سے مولوی صاحب موصوف مسلسل بیہوش تھے۔ اسی بیہوشی کی حالت میں انکی وفات ہوئی انکی عمر ۵۲ سال تھی

مرحوم کا جنازہ مورخہ ۱۴ اکتوبر کو صبح پونے دس بجے ربوہ پہنچا۔ اسی روز بعد نماز جمعہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے مسجد اقصیٰ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جمعہ کے فوراً بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔ محترم مولوی صاحب کی تدفین میں شرکت کیلئے لاہور کراچی حیدر آباد ملتان اور اوکاڑہ وغیرہ اضلاع سے احباب جماعت تشریف لائے ہوئے تھے۔

مرحوم نے اپنی یادگار اپنی بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ جبکہ ایک بیٹا میٹرک میں پڑھ رہا ہے دوسرے کی عمر ۱۲ سال ہے۔

مرحوم عرصہ ۱½ سال سے لاہور میں متعین تھے اور اس سے قبل بڑا لمبا عرصہ ملتان میں خدمات بجالاتے رہے۔

محترم مولوی صاحب ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو پیدا ہوئے مولوی فاضل اور شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد مرحوم کی پہلی تقرری ۲۴ جنوری ۱۹۵۴ء کو ہوئی۔ اس دوران آپ نے بطور مربی سلسلہ ملتان، کراچی اوکاڑہ اور حیدر آباد سندھ خدمات انجام دیں۔

مرحوم نہایت اخلاص سے کام کرنیوالے بڑے مخلص خادم سلسلہ تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے فضلوں سے نوازے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اپنے درجات قرب میں بڑھاتا چلا جائے۔ (آمین)

ہاکی کے کھلاڑی متوجہ ہوں

مجلس صحت کے تحت ہاکی کی باقاعدہ پریکٹس دارالرحمت وسطی کی گراؤنڈ میں شروع ہو چکی ہے۔ ہاکی سے دلچسپی رکھنے والے تمام کھلاڑی استفادہ کریں

(عبدالرشید غنی۔ صدر ہاکی ربوہ)

برائے فروخت

سویٹر بنانے والی نٹنگ مشین ۸۱۰ ماڈل نہایت اچھی حالت میں فروخت کرنا مقصود ہے۔

برائے رابطہ
محمد جمیل ۶/۳۹ فیکٹری ایریا
ربوہ
نزد انصاف آئس فیکٹری

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ میں ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مطب میں حاضر ہوں گے۔

جمعرات ۳ بجے دوپہر تا ۶ بجے شام
جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے دوپہر

منیجر
مشہور دواخانہ
ربوہ

شارٹ ٹنڈر نوٹس

(۱) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ان منظور شدہ ٹھیکیداروں / فرموں سے جنہوں نے اپنے نام کی این لسٹ منٹ / تجدید کروالی ہو اور اپنی این لسٹ منٹ / تجدیدی فیس برائے رواں مالی سال جمع کروادی ہو سربمہر پرسنیج / آئیٹم ریٹ ٹنڈر برائے مندرجہ ذیل کام زیر دستخطی کو اس کے دفتر واقع سرگودھا میں مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر ہر آئیٹم کے سامنے درج تاریخ پر ٹھیکیداروں یا ان کے مجاز نمائندوں کے سامنے (جو موجود ہونے چاہئیں) کھولے جائیں گے (۲) ٹنڈر کی دستاویزات اس ڈویژن کے ڈویژنل ہیڈ کلرک سے اوقات کار کے دوران اسی دن قواعد کے مطابق نقد ادائیگی کر کے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(۲) زر ضمانت کسی شیڈول بنک کی طرف سے ڈیپازٹ ایٹ کال کی صورت میں بنام ایگزیکٹو انجینئر، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن سرگودھا لازمی طور پر اشتہار کے ہمراہ منسلک ہو۔ ایسا نہ ہونے کی صورت میں ٹنڈر قبول نہیں کیا جائیگا۔

(۳) زیر دستخطی یہ حق محفوظ رکھتا ہے کہ وہ بغیر کوئی وجہ بتائے ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کردے۔

(۴) تمام ٹھیکیدار / فرمیں جو ٹنڈر فارم لینے آئیں ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہمراہ این لسٹ منٹ / تجدید کا خط اور حکومت کی طرف سے جاری کردہ این لسٹ منٹ / تجدید کی فیس جو اس دفتر میں جمع کروائی گئی ہو کی رسید لائیں۔ ایسا نہ ہونے کی صورت میں ٹنڈر کی دستاویزات قبول نہیں کی جائیں گی۔

نمبر	کام کا نام	اندازاً لاگت	زر ضمانت	ٹنڈر جاری کرنیکی تاریخ	ٹنڈر وصولی کی تاریخ
۱	اربن ایکسٹینشن سیوریج / ڈرینج سکیم ساہی وال فراہمی اور تنصیب ۹"x۱۷" آر سی سی پائپ سیور (۲) بیرونی پانی کا نکاس (۳) بارش کے پانی کا نکاس	۶,۰۰,۰۰۰ روپے	۱۲,۰۰۰ روپے	۶ ماہ	۲۴/۱۰/۸۳ ۲۴/۱۰/۸۳ ۱۱½ بجے دن
۲	واٹر سپلائی سکیم چک نمبر ۲۴ ایس بی ضلع سرگودھا۔ تعمیر سیڈیمنٹیشن ٹینک، سیکشن پمپ، ہائی لیول ٹینک، فلٹر بیڈز، صاف پانی کا ٹینک اور یارڈ پائپنگ	۴,۹۰,۰۰۰ روپے	۹,۸۰۰ روپے	۱۰ ماہ	" " "
۳	اربن سیوریج سکیم بھلوال (گروپ ۱) فراہمی تنصیب، جوڑ لگانا، کاٹنا، ٹیسٹ کرنا آر سی سی پائپ سیور ۱۸" x ۲۱" x ۲۴" اور ۲۷"	۱۳,۰۰,۰۰۰ روپے	۲۶,۰۰۰ روپے	۶ ماہ	" " "

نوٹ: جن ٹھیکیداروں / فرموں نے اپنا کام بروقت یعنی رواں مالی سال کے اندر اندر ختم نہیں کیا یا جن کا حکومتی محکموں سے کوئی تنازعہ ہے، یا جنہوں نے طے شدہ ہدایات کے معیار سے کم کام کر کے دیا ہے ان کو ٹنڈر دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس لئے متعلقہ ایس ای سے اچھی کارکردگی کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔

دستخط
ایگزیکٹو انجینئر
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن سرگودھا

۸۲۵۹ ۱۴۷